ضمیمہ

۱۔ مکتوب گرامی مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، لکھنؤ

محب گرامی منزلت ڈاکٹر صاحب زید توفیقہ و مکارمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

عنایت نامہ ۱۴ مارچ جلد پہنچ گیا۔ آپ کی کریم النفسی اور وسیع القلبی پر مسرت ہوئی۔ یہاں کی بعض اہم مصروفیتوں اور ذمہ داریوں کی بنا پر ریاض کی کانفرنس میں شرکت سے جو ۲۷ مارچ کو ہونے والی تھی میں نے معذرت کا تار دیدیا، اس سے زیادہ اہم کام حیدرآباد اور کلکتے میں پیش آگئے۔ اب واپسی پر بھی پاکستان آنے کا مسئلہ بھی نہیں رہا۔ اس کے لئے کسی دوسرے موزوں وقت اور مناسب سفر کا انتظار کرنا پڑے گا۔

سفر پاکستان کے سلسلے میں دو باتیں بے تکلف عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ امید ہے کہ آپ ان کو ان کی صحیح اسپرٹ پر لیں گے کہ ایک یہ کہ ----------

----

دوسری بات یہ کہ آپ سے بے تکلف کہتا ہوں، کہ میں وہاں کسی تنظیم و تحریک کی دعوت پر آنے کے بجائے آزادانہ طریقے پر حاضری کو ترجیح دیتا ہوں تاکہ بے ہمہ و باہمہ رہوں۔ یہ طویل تجربوں اور دعوتی مصلحتوں پر مبنی ہے، جب انشاء اللہ آؤں گا اور آپ مناسب سمجھیں گے اور وقت مناسب ہوگا تو آپ مجھے اپنے یہاں دعوت دے سکتے ہیں اور میرے کسی خطبے یا خطبات کا انتظام کر سکتے ہیں، مولانا عبدالمالک کو میں نے ایسا ہی اشارہ دیا ہے۔ جنہوں نے مجھے حجاز میں دعوت پیش کی تھی اور یاددہانی کا خط بھی آیا، اس کا تعلق کسی ناگواری یا بدگمانی سے نہیں۔ آپ کی صلاحیتوں، قوتِ عمل اور جد و جہد کی قدر کرتا ہوں اور اپنے جیسے قاصر الہمت اور ضعیف انسان پر ترجیح دیتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ میری اس معذوری یا نزاکت کو اس کی صحیح جگہ دیں گے۔

جب بھی پاکستان آیا (تو انشاء اللہ اگر کوئی شدید مانع پیش نہ آیا تو) لاہور آؤں گا اور آپ کو بھی وقت دوں گا اور اپنے مطالعے و تجربے کے مطابق اخلاص کے ساتھ آپ کے رفقاء و طالبین علوم قرآن کو مشورہ بھی دوں گا۔ خدا کرے یہ خط کسی گرانی و بدگمانی کا باعث نہ ہو۔

والسلام

مخلص ابوالحسن علی